"ہر نظر میں ایک اعجازِ نظر پیدا کرو"

سید دلدار علی صاحب غازیؔ فاضلِ دیوبند

ہر نظر میں ایک اعجازِ نظر پیدا کرو
دردِ دل پیدا کرو! دردِ جگر پیدا کرو

ہاں اگر چاہو جلا کر مشعلِ نورِ یقیں
ظلمتِ شب ہی سے تم سو سو سحر پیدا کرو

عرش کیسا، طور کیسا، کیسا کعبہ، کیسا دیر
ذرہ ذرہ میں تجلی ہے نظر پیدا کرو

تابکے غیروں کی چوکھٹ پر سجودِ بندگی؟
آستاں خود کھنچ کے آجائے وہ سر پیدا کرو

منزلیں تم کو پکاریں راہ سے ہٹ جائیں کوہ
اے سفر والو وہ اندازِ سفر پیدا کرو

یہ بھی تو تاثیر کی ہے ایک شانِ دلنواز
ہر تمنا بے نیازِ ہر اثر پیدا کرو

سارے عالم سے انوکھی ہو تمہاری شاہِ عزم
ساری دنیا سے نرالی رہگذر پیدا کرو

اپنی چنگاری کو دو فرمانِ سوزِ کائنات
اپنی خاکستر سے دنیائے دگر پیدا کرو

چلتے چلتے تھم نہ جائے کاروانِ اضطراب
پھر اٹھاؤ آنکھ پھر دردِ جگر پیدا کرو

درد بن کر حسن خود آئے تماشا دیکھنے
دل میں وہ ہنگامۂ رقصِ شرر پیدا کرو

تم جو ساقی ہو تو دیکھو حالِ اربابِ سرور
بزم ٹھنڈی ہی تو صہبا تیز تر پیدا کرو